دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
۱۲۱۵

ای میل
20-07-2019

سوال) نوکری کے حوالے سے سوال ہے کہ احقر ایک کمپنی میں ملازم ہے جو باہر ممالک کے گاہکوں کو ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور کانٹینٹ ڈیولپمنٹ (content development) کی سروسز دیتی ہے۔ احقر کا کام ہے انٹرنیٹ پر شایع ہونے والے آرٹیکل لکھوں جو مختلف مضامین پر ہوتے ہیں۔ گاہک اپنی ویب سائٹ پر شایع کرنے کیلئے آرٹیکل لکھواتے ہیں۔

کمپنی کراچی میں ہے اور اس کی ویب سائٹ پر پتہ بھی کراچی ہی کا لکھا ہے۔

کمپنی کی دو اور ویب سائٹس ہیں جن پر وہ آرڈرز لیتی ہے۔ یہ دونوں ویب سائٹس کمپنی کے دو ~~Brand~~ برینڈز (Brands) یا سروسز ~~سے~~ سمجھ لیں۔ یہ دونوں الگ الگ ناموں سے بنائی گئیں ہیں مگر ان پر کہیں کا پتہ نہیں لکھا اور اسطرح سے بنائی گئیں ہیں کہ دیکھنے والے کو لگے کی امریکہ کی ویب سائٹ ہے اور امریکہ کی کمپنی ہے۔ رابطہ کرنے کا نمبر امریکہ کا دیا ہوا ہے۔ ایک چھوٹا سا آفس امریکہ میں ہے جہاں چھوٹے موٹے کام جیسے ٹیکس وغیرہ دیکھا جاتا ہے مگر آرڈرز پہ کام یہیں کراچی سے ہوتا ہے۔

کراچی میں ہی ایک سیلز کی ٹیم ہے جو امریکہ اور برطانیہ کے انگریز لوگوں سے فون پہ ~~بات~~ بالکل انہیں کے لہجے میں بات کرکے اور یہ کہکر کہ امریکہ میں ہیں، آرڈرز لیتی ہے۔ تاکہ گاہک کو اطمینان رہے کہ آرٹیکل لکھنے والے امریکن ہیں تو انگریزی کا معیار اچھا ہوگا۔

احقر انہیں آرڈرز پہ آرٹیکل لکھتا ہے مگر احقر کا گاہکوں سے کوئی ~~تعلق~~ رابطہ نہیں ہوتا۔ کمپنی کی طرف سے جو مضمون ملتا ہے

اس پر لکھتا ہوں۔ احقر آرٹیکل لکھنے کے بعد کمپنی کو دیتا
ہے۔ کمپنی کا ایک سینئر آدمی اس کی تصحیح کرتا ہے پھر وہ
گاہک کو دیتا ہے۔ ~~تو احقر کا براہِ راست اس~~

کمپنی ایسے لوگوں کو رکھتی ہے جو انگریزی میں بہت اعلیٰ
درجہ کی مہارت رکھتے ہیں، پہلے ~~باقائدہ~~ باقاعدہ انگریزی کا مشکل
امتحان لیتی ہے پھر رکھتی ہے۔ اور احقر کا اور دوسرے رائٹرز (writers)
کا کام انگریز گاہکوں کے معیار اور اُمید کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر کچھ کمی
رہ جائے تو وہ کمپنی کو بتاتا ہے کہ یہ کمی ہے اور کمپنی ~~؟~~ اگر صحیح
سمجھے تو ہم سے اس کمی کو پورا کرواتی ہے۔

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

خلاصہ یہ کہ کمپنی انگریز لوگوں کو دھوکہ دینے کی رائٹنگ (writing)
کے آرڈرز لیتی ہے، مگر احقر کا گاہکوں سے براہِ راست کوئی رابطہ نہیں ہوتا
تو ~~دھوکے میں احقر~~ دھوکہ دینے میں احقر کا کوئی حصہ نہیں اور کام
کمپنی کی طرف سے ملتا ہے اُس کو احقر کر کے دیتا ہے۔ اور احقر کا کام
انگریز گاہکوں کے معیار اور امید کے مطابق بھی ہوتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ احقر
کیلئے بحیثیت ملازم اس نوکری کو کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور اس
کام کے ~~عوض~~ عوض ملنے والی تنخواہ حلال ہے یا نہیں؟

جزاک اللہ و خیر

فضل ہادی

فتوی نمبر:۱۲۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب حامداً ومصلیا

واضح رہے کہ شریعت اسلامیہ نے دھوکہ دہی سے سختی سے منع کیا ہے، اور دھوکہ دہی کی سخت مذمت وارد ہوئی ہے، دھوکہ کسی بھی نوعیت کا ہو، اسلام میں اس کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔

لہذا صورت مسؤلہ میں کمپنی کا اپنے گاہک کو دھوکہ دینا ناجائز اور غلط ہے، البتہ کمپنی کے ملازمین جو آرٹیکل لکھتے ہیں اگر وہ گاہک کے معیار اور توقع کے مطابق ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں کمپنی اور اس کے ملازمین کے لئے اس کا عوض اور اجرت لینا حلال ہے، لیکن جھوٹ اور دھوکہ کا گناہ اپنی جگہ برقرار ہے، کمپنی کے ذمہ داروں کو اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے، باقی سائل پر اس سلسلے میں کوئی گناہ نہیں ہے، البتہ سائل کو جھوٹ اور دھوکہ سے پاک کسی ادارہ میں جیسے ہی ملازمت ملے تو اس جگہ ملازمت ترک کردے۔

سنن ترمذي میں ہے:

عن ابن عمر : أن النبي صلى الله عليه و سلم قال إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به-

(باب ماجاء فی الصدق والکذب/ج:۴/ص:۳۴۸/ط:داراحیاء التراث العربی)

وفیہ ایضا:

عن ابن عمر قال : سمعت رسول الله صلى الله عيله وسلم يقول إن الغادر ينصب له لواء يوم القيامة -

(باب ماجاء ان لغادر لواء یوم القیامہ/ج:۴/ص:۱۴۴/داراحیاء التراث العربی)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن عہد شکن (کی فضیحت ورسوائی) کے لئے ایک نشان کھڑا کیا جائے گا۔

(توضیحات/ج:۵/ص:۶۱۸)

صحیح لمسلم میں ہے:

عن أبى هريرة أن رسول الله -ﷺ- قال « من حمل علينا السلاح فليس منا ومن غشنا فليس منا ».

(باب قول النبی -صلی اللہ تعالی علیہ وسلم- « من غشنا فلیس منا/ج:۱/ص:۶۹/ط:دارالجیل)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اوپر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں، اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(تحفۃ المنعم/ج:۱/ص:۴۸۱/ط:مکتبہ اویس)

فقط واللہ اعلم۔

کتبہ

فضل هادی

المتخصص فی الفقه الاسلامی

بجامعة العلوم الاسلامیه

علامه بنوری تاؤن کراتشی۔

۲۰۱۹/۱۰/۲۱، ۱۴٤۱/۲/۲۱

الجواب صحیح

محمد داؤد

۲۱/۲/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

محمد انعام الحق

۲۵/۲/۱۴۴۱ھ